بسم اللہ الرحمن الرحیم

یورینل فلش (urinalflush) پر کھڑے ہوکر پیشاب کرنا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ بعض ہوٹلوں اور پبلک واشرومز میں یورینل فلش (urinalflush) لگے ہوتے ہیں، جن میں کھڑے ہوکر پیشاب کیا جاتا ہے، انہیں استعمال کرنا شرعاً کیسا ہے؟

جواب

بلاعذرِ شرعی کھڑے ہوکر پیشاب کرنا مکروہ وخلافِ سنت اور کفار کا طریقہ ہے، حدیث پاک میں اس سے منع کیا گیا ہے اور یہ تہذیب کے بھی خلاف ہے، بلکہ اگر اس میں بے پردگی ہو یا بدن و کپڑوں پر نجاست کی چھینٹیں پڑیں، تو پھر ناجائز وگناہ ہے، کہ احادیث مبارکہ میں پیشاب کی چھینٹوں سے بچنے کی سخت تاکید فرمائی گئی ہے اور اگر اس میں جسم ولباس ناپاک ہوتے ہوں تو حرام ہے، لہذا یورینل فلش استعمال نہ کیا جائے اور حتی الامکان بیٹھ کر ہی استنجاء کیا جائے۔ البتہ اگر کوئی عذر ہو، جیسے کمر یا گھٹنوں وغیرہ میں درد ہے، جس کے باعث بیٹھ کر استنجا نہیں کرسکتے یا بیٹھ کر استنجاء کرنے کی جگہ میسر نہیں یا کسی جگہ جلدی ہے اور عام ٹوائلٹ خالی نہیں اور یہی یورینل فلش ہی دستیاب ہے تو پھر بے پردگی اور نجاست سے بچتے ہوئے یورینل فلش استعمال کرسکتے ہیں۔

سنن ابن ماجہ میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: "نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أن یبول قائماً"

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔ (سنن ابن ماجہ، ج1، ص112، حدیث 309، داراحیاء الکتب العربیۃ، بیروت)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ارشاد فرماتے ہیں: "کھڑے ہوکر پیشاب کرنا مکروہ، سنّتِ نصاریٰ (عیسائیوں کا طریقہ) ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "من الجفاء ان یبول الرجل قائما" (بے ادبی وبدتہذیبی ہے کہ بندہ کھڑے ہوکر پیشاب کرے۔)" (فتاوی رضویہ، ج4، ص600، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

پیشاب کی چھینٹوں سے بچنے کے بارے میں حدیث پاک میں ہے: "تنزھوا من البول فان عامۃ عذاب القبر منہ" ترجمہ: پیشاب سے بچوکہ اکثر عذابِ قبر اُسی کے سبب ہوتا ہے۔ (سنن الدار قطنی، ج1، ص231، حدیث 459، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنے سے ممانعت والی ایک حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں:

"کھڑے ہوکر پیشاب کرنا مکروہ اور طریقۂ کفار ہے۔ جاہلیت کے لوگ گدھے بیل کی طرح کھڑے ہوکر پیشاب کیا کرتے تھے۔ **اگر اس میں بے پردگی ہو یا کپڑے پر چھینٹیں پڑیں یا مشابہت کفار (فیشن) کے لیے ہو، تو مکروہ تحریمی ہے، ورنہ مکروہ تنزیہی، مجبوری کی حالت میں بلاکراہت جائز۔**" (مرآۃ المناجیح، ج1، ص269، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

اگر کوئی عذر ہو تو پھر کھڑے ہو کر پیشاب کرنے میں حرج نہیں۔ مراقی الفلاح میں ہے: ”یکرہ البول قائما لتنجسه غالبا الا من عذر کوجع بصلبه“ ترجمہ: کھڑے ہو کر پیشاب کرنا مکروہ ہے، کہ اس سے غالب طور پر (بدن و کپڑوں کی) ناپاکی کا اندیشہ ہوتا ہے، **ہاں عذر کی وجہ سے کر سکتے ہیں، جیسے کمر میں درد ہونا۔** (مراقی الفلاح شرح نور الایضاح، ص 27، المکتبۃ العصریہ، بیروت)

فتاوی ہندیہ میں ہے: ”یکرہ ان یبول قائما۔۔۔ من غیر عذر، فان کان بعذر فلا باس به“ ترجمہ: بغیر عذر کھڑے ہو کر پیشاب کرنا مکروہ ہے، البتہ اگر کوئی عذر ہو تو پھر اس میں حرج نہیں۔ (الفتاوی الھندیہ، ج 1، ص 50، دار الفکر، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: PIN-7739

تاریخ اجراء: 10 شوال المکرم 1447ھ/30 مارچ 2026ء